Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۳۶ | جمعرات ۴- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۲۱- اخاء ۱۳۷۲ ھش ۲۱- اکتوبر ۱۹۹۳ء

عزت اسی کو ملتی ہے جو اللہ کے لئے رسوائی قبول کرتا ہے

پس تم خوب یاد رکھو کہ دین کی عزت کوشش سے نہیں ملتی بلکہ اسی کے لئے ہوتی ہے جو اللہ کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرے اور اللہ کے لئے رسوائی قبول کرے جو ایسا نہیں کرتا وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ ہمیں کام کرنے والے انسان چاہئیں۔ اگر کسی کام کرنے والے میں کوئی نقص ہے تو بجائے اس کے کہ اسے توڑنے کی کوشش کی جائے خود اس کی مدد کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

رحیمیت میں ایک خاصہ پردہ پوشی کا بھی ہے' مگر اس پردہ پوشی سے پہلے یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی عمل ہو اور اس عمل کے متعلق اگر کوئی کمی یا نقص رہ جائے' تو اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت سے اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ رحمانیت اور رحیمیت میں فرق یہ ہے کہ رحمانیت میں فعل اور عمل کو کوئی دخل نہیں ہوتا' مگر رحیمیت میں فعل و عمل کو دخل ہے۔ لیکن کمزوری بھی ساتھ ہی ہے۔ خدا کا رحم چاہتا ہے کہ پردہ پوشی کرے۔ اسی طرح مالک یوم الدین وہ ہے کہ اصل مقصد کو پورا کرے۔ خوب یاد رکھو کہ یہ امّہات الصفات روحانی طور پر خدا نما تصویر ہیں۔ ان پر غور کرتے ہی معاً خدا سامنے ہو جاتا ہے اور روح ایک لذّت کے ساتھ اچھل کر اس کے سامنے سربسجود ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۶-۱۲۷)

چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

چندوں کی برکت کی جب ہم بات کرتے ہیں تو دراصل یہ چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں۔ اموال کے کم یا زیادہ ہونے کی بحث نہیں ہے اگر اموال کی بات کریں تو ہماری ساری دنیا کا تحریک جدید کا جو چندہ ہے وہ آج کل کے بڑے بڑے امیروں کی دولت کے مقابل پر ایک قطرے کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ اتنے بڑے بڑے واحد امراء دنیا میں موجود ہیں جن کی دولت جماعت احمدیہ کی مجموعی دولت کے لگ بھگ ہو گی۔ اس لئے جب میں چندوں میں برکت کی بات کرتا ہوں تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ ہمارے پاس غیر معمولی طور پر دولت اکٹھی ہو گئی ہے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاص میں بہت برکت دی۔ جماعت قلیل تعداد ہونے کے باوجود' غریب ہونے کے باوجود' مالی قربانیوں میں آگے بڑھتی گئی ہے اور تھک کر پیچھے نہیں ہٹی۔ اور ۵۶ سال کا عرصہ ہو گیا ہے اس کو بجائے اس کے کہ اس عرصے میں جب دو تین نسلیں آملی ہیں لوگ تھک جاتے اور سمجھتے کہ بہت ہو گئی۔ کافی دیر ہو گئی اب آہستہ آہستہ اس تحریک کو ختم ہونا چاہئے۔ کہ ہم اتنا لمبا عرصہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ برعکس صورت ہے اور سینکڑوں ایسے افراد ہیں جنہوں نے کھوج لگا کر اپنے آباء و اجداد کے بند کھاتے دوبارہ جاری کئے ہیں نہ صرف یہ کہ خود قربانی میں آگے بڑھ رہے ہیں بلکہ (وفات یافتہ) والدین یا دیگر بزرگوں کا جب ان کو پتہ چلتا ہے کہ وہ یہ چندہ دیا کرتے تھے اور اب ان کا کھاتہ بند ہے کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں تو پھر وہ ان کی طرف سے وہ چندے جاری کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے مجھے یہ بھی لکھا کہ میرا کوئی بزرگ ایسا نہیں جس کا چندہ ہو' مجھے معلوم ہو' لیکن میری بھی خواہش ہے' اس لئے میری طرف سے کسی اور (وفات یافتہ) بزرگ کا کھاتہ جاری کر دیں اور اس کی طرف سے میں ادائیگی کرتا رہوں گا۔

اسی طرح اخلاص کے اور بہت سے ایسے نمونے سامنے آئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے اور پہلی نیکیوں کا جھنڈا نہ صرف اٹھایا ہے بلکہ بلند تر کرتی چلی جا رہی ہے لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے اور میرے لئے اور آئندہ (آئمہ) کے لئے آپ کو یہ یاد دلاتے رہنا ضروری ہے کہ جو جھنڈے بلند ہوا کرتے ہیں یہ دراصل پہلی نسلوں کی قربانی کے نتیجے میں ایسا ہوا کرتا ہے اور ان کی دعاؤں کے نتیجے میں ایسا ہوا کرتا ہے۔ پہلی نسلوں کی دعائیں' ان کی قربانیاں' ان کی وہ حسرتیں کہ ہم دینا چاہتے تھے مگر دے نہیں سکے تو ایسی عظیم اور قوی دعائیں بن جایا کرتی ہیں کہ نسلاً بعد نسلٍ وہ دعائیں پہنچتی رہتی ہیں اور پھل لاتی رہتی ہیں۔

(از خطبہ ۲/ نومبر ۱۹۹۰ء)

تبدیلی ٹیلیفون نمبرز

مندرجہ ذیل دفاتر اور گھر کے نمبر تبدیل ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نئے فون نمبر نوٹ فرمالیں۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ)

گھر=نیا نمبر 212360 پرانا نمبر 560

نظارت علیا:

دفتر=نیا نمبر 212450 پرانا نمبر 450

ناظر اصلاح وارشاد مقامی:

نیا نمبر 212451 پرانا نمبر 556

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ:

نیا نمبر 212220 پرانا نمبر 476

ضروری اعلان

○ کلیم اللہ صاحب زیروی ولد صوفی خدا بخش صاحب زیروی کچھ عرصہ سے ربوہ سے غائب ہیں۔ ان کے خلاف لین دین کی بعض شکایات ہیں۔ وہ جہاں بھی ہوں فوری نظارت امور عامہ سے رابطہ قائم کریں۔

(ناظر امور عامہ)

ولادت

○ مکرم چوہدری وحید احمد صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے بمورخہ ۹-۱۰-۹۳ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سابق درویش قادیان کی پوتی اور رشید احمد ضیاء کارکن دارالقضاء کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نادیہ احمد نام عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین بنائے۔

دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس بڑھ کر۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ / اخاء ۷۲/۱۳ھش   ۲۱ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

یہ زندگی---!

کل کیا ہو گا۔ کل تو بہت دور کی بات ہے۔ ابھی ایک پل میں کیا ہو جائے گا۔ یہ کسے معلوم ہے۔ اگرچہ ہم سوچتے ہیں اور بہت لمبے لمبے عرصوں کے لئے سوچتے ہیں۔ اور یہ سوچنا ہے بھی ضروری۔ اگر سوچیں نہ اور کل تک زندہ رہیں تو کیا کریں۔ کام کس طرح چلے۔ لیکن سب کچھ سوچتے ہوئے ہمیں یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ پتہ نہیں کل ہمارے لئے آئے گا بھی یا نہیں۔ یہ سب کچھ صرف اور صرف خدا ہی کو معلوم ہے۔ وہی جانتا ہے ہم میں سے کون کب تک ہے اور جس وقت تک کے لئے ہے اس وقت تک کیا ہو گا ہمیں وقت دینے والا اور ہمارے لئے ہر قسم کے حالات پیدا کرنے والا صرف اور صرف خدا ہے۔ اور اگر ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے تو ہماری نظر ہر وقت اس پر لگی رہنی چاہئے جو ہم چاہتے ہیں اس سے مانگنا چاہیئے۔ جس سے ہم بچنا چاہتے ہیں اس سے بھی بچنے کے لئے اس سے کہیں۔

اس طرح خدا تعالیٰ سے بات کرنا دعا ہے۔ اور ہر وقت ہمیں دعا ہی کرتے رہنا چاہئے۔ دعا۔ الفاظ میں بھی اور خیال میں بھی۔ کام سے پہلے بھی۔ کام کرتے ہوئے بھی اور کام کر چکنے کے بعد بھی۔ وہی ہمیں صحیح راستے پر چلاتا ہے۔ وہی کام کی توفیق دیتا ہے اور وہی ہمارے کام کا نتیجہ پیدا کرتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ دوست بار بار ملیں۔ نہیں معلوم کب کون نہیں ہو گا۔ دوسری دفعہ ملاقات کا موقع ملے گا یا نہیں۔ یہ زندگی عارضی ہے۔ اور اس کے عارضی ہونے کے باوجود اس کے عارضی ہونے کا احساس بہت کم ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ہمیں یہیں رہنا ہے۔ عقل مندی اسی میں ہے کہ ہم اسے عارضی سمجھیں اور اس کے عارضی ہونے کو خوب خوب محسوس کریں ہماری نظر اس پر رہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے اور جس کے ہاتھ میں ہماری زندگی بھی ہے اور ہمارے حالات بھی۔

اللہ تعالیٰ جو لمحہ بھی ہمیں عطا کرے اس میں ہمارے حالات کو بھی بہتر بنائے۔

میں اپنے نام سے کچھ کہہ رہا ہوں
مگر مقصود ہے سارا زمانہ
حقائق ہیں مرے سینے میں مخفی
مجھے درکار ہے بس اک بہانہ

ابوالاقبال

اجازت عرش پیمائی کی ہوگی
فغاں میہماں پذیرائی کی ہوگی

جنوں میں جانے ہم نے کہدیا کیا
مگر وہ بات دانائی کی ہوگی

صدا کسکی سنی ہے عرشیوں نے
کسی مجذوب سودائی کی ہوگی

چلو قطعِ تعلق ہی سہی، پر
یہ بات اب کیا نہ رسوائی کی ہوگی

تڑپ اے دل! تڑپ راہِ وفا میں
یہی صورت شکیبائی کی ہوگی

کہاں تک یہ دروغِ مصلحت ہیں
بالآخر جیت سچائی کی ہوگی

خرد ناہید محکوم این و آں کی
جنوں میں بات دارائی کی ہوگی

عبدالمنان ناہید

مالی قربانی کرنے سے توفیق بڑھتی اور مالی وسعت عطا ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

انسان جب خدا کی راہ میں پیش کرتا ہے تو رضا کی خاطر پیش کرتا ہے اور وہی چندہ ہے جو مقبول ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں دنیا بھی سنورتی ہے پس جہاں تک نیتوں کا تعلق ہے، نیت یہ ہونی چاہئے کہ محض للہ خدا کی رضا کی خاطر ہم یہ دے رہے ہیں اور جب آپ اس نیت کے ساتھ دیتے ہیں تو اللہ کی رضا صرف آخرت کی جزا نہیں دیتی بلکہ دنیا میں بھی آپ کو جزا دیتی ہے اور چندہ دینے والا جانتا ہے کہ بہت سی ایسی برکتیں اس کو نصیب ہوتی ہیں جو پہلے حاصل نہیں تھیں اس لئے دنیا میں لکھو کھہا احمدی ذاتی طور پر اس بات کے گواہ ہیں بچے بھی گواہ ہیں مرد بھی۔ عورتیں بھی۔ سب دنیا میں جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ یہی سلوک کرتا ہے کہ اخلاص کے ساتھ خدا کی راہ میں کچھ پیش کرنے والے کی قربانی کی توفیق بھی بڑھتی ہے اور مالی وسعت بھی اس کو عطا ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

پس گھر آج مغرب میں بھی ٹوٹ رہے ہیں اور گھر آج مشرق میں ٹوٹ رہے ہیں اور گھروں کو بنانے والا صرف ایک ہے اور وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ آپؐ ہی کی تعلیم ہے جو مشرق کو بھی سدھار سکتی ہے اور مغرب کو بھی سدھار سکتی ہے اور آج دنیا میں امن کی ضمانت ناممکن ہے جب تک گھروں کے سکون اور گھروں کے اطمینان اور گھروں کے اندرونی امن کی ضمانت نہ دی جائے۔

پس گھروں کی اس تعمیرِ نو کی فکر کریں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ میں سے اکثر احمدی خواتین چونکہ مشرقی معاشرے سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے آپ اپنی کمزوریوں کو دور کرکے اپنے گھر کو ایک ماڈل بنانے کی کوشش کریں۔

جہاں تک مغرب سے آنے والی احمدی خواتین کا تعلق ہے باوجود اس کے یہاں بہت سی دقتیں ہیں اور ان کو اپنا رہن سہن بدلنا اور ایسے لباس پہننا جو ان کی سوسائٹی میں بے وقوفوں والے لباس سمجھے جاتے ہیں مشکل کام ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے خدا کے فضل سے ان میں سے احمدی ہونے والی اکثر خواتین پردے کی روح کی تو حفاظت کررہی ہیں اور اپنے آپ کو سمیٹتی ہیں اور اپنے آپ کو بچا کر چلتی ہیں اور ان کا لازماً رخ غیر اسلامی معاشرے سے دینی معاشرے کی طرف ہوچکا ہے آپ کو بھی لازماً ان سے زیادہ قدم ان کی طرف بڑھانے ہوں گے یعنی ان احمدی خواتین کو جو مشرقی معاشرے میں پلی ہیں اپنی تطہیر کرنی ہوگی۔ مشرق کی گندی عادتیں توڑنی ہوں گی اور ختم کرنی ہوں گی اور (دین حق ...) کے پاکیزہ معاشرے کو از سرنو قائم کرنا ہوگا کیونکہ میرے نزدیک ابھی تک مشرقی دنیا کی احمدی خواتین خالصتہ "(دین حق... کا) معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔ ان تمام بدرسموں کا قلع قمع کرنا ضروری ہے جو ہمیں بعض غیر اسلامی معاشروں سے ورثے میں ملی ہیں، پاکیزہ اور صاف ستھرے ماحول قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے سے رشتوں میں منسلک ہوکر ان رشتوں کو تقویت دینے کی ضرورت ہے بجائے اس کے گھٹیا اور کمینی باتوں سے ان تعلقات کو مجروح کیا جائے وہ عورتیں جن کو طعن و تشنیع کی لذت کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ عورتیں جو منفی کردار ادا کرکے ایک قسم کی بڑائی کا تصور قائم کرتی ہیں کہ ہم اونچی ہو گئیں۔ ہم نے فلاں کو نیچا دکھا دیا، وہ ایک گندی قسم کی لذت میں مبتلا ہیں اور یہ لذت ان کو سکون نصیب نہیں کرسکتی۔ دن بدن ان کی تکلیفوں اور دوسروں کی مصیبتوں میں اضافہ ہونا ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ دوسروں کی تکلیفوں اور دوسروں کی مصیبتوں میں اضافہ کررہی ہوتی ہیں۔ وہ نیکی کرکے بھی تو دیکھیں۔ وہ خدمت کرکے بھی تو دیکھیں۔ وہ پیار سے اپنی بہو کا دل جیتنے کی کوشش بھی تو کریں اور اسی طرح بہوئیں بھی یہ نہ سمجھیں کہ غیر کے گھر میں آئی ہیں اور وہاں آکر وہ اپنے ہی گھر کے تذکرے کرتی رہیں اور اپنے ماں باپ کو یاد کرتی رہیں بلکہ (کلام الٰہی کی) تعلیم کے مطابق جہاں دونوں کے رحمی رشتوں کا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اگر وہ یہ کوشش کریں کہ میں ان کی بیٹی بن کر رہوں اور اپنے ماں باپ کی طرح ان کا خیال رکھوں اور ان کی خدمت کروں تو دونوں طرف سے یہ حسن سلوک معاشرے کو جنت بنا سکتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن اتنے بڑے بڑے بدنتائج پیدا کرتی ہیں کہ اس کے نتیجہ میں سارا معاشرہ دکھوں میں مبتلا ہوجاتا ہے، مصیبتوں میں اور عذاب میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ گھر ٹوٹتے ہیں۔ شادیاں ناکام ہوتی ہیں اور پھر قضاء کی طرف دوڑنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ عدالتوں کے پھیرے لگانے پڑتے ہیں لیکن ہر دفعہ، ہر جگہ، ہر موقعہ پر خرابی کی جڑھ (دینی) تعلیم سے روگردانی ہی نظر آئے گی۔

پس اگر آپ نے دنیا کو امن عطا کرنا ہے تو احمدی خواتین کا فرض ہے خواہ وہ مشرق میں بسنے والی ہوں یا مغرب میں بسنے والی ہوں کہ اپنے گھروں کو (سچے دینی...) گھروں کا ماڈل بنائیں تاکہ باہر سے آنے والے جب ان کو دیکھیں تو ان کو پتہ لگے کہ انہوں نے کیا حاصل کیا ہے اور تمام دنیا میں وہ ایسے پاک نمونے پیش کریں جس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان دوبارہ گھر کی کھوئی ہوئی جنت کو حاصل کرلیں۔

وہ جنت جس کا قرآن کریم میں آدم علیہ السلام کی ابتدائی تاریخ میں ذکر ملتا ہے اس کا میں سمجھتا ہوں کہ گھر کی جنت سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ بائبل نے جو سزائیں تجویز کی ہیں اگرچہ قرآن کریم نے ان کا ذکر نہیں فرمایا لیکن ان سزاؤں کا گھروں سے ضرور تعلق ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے لئے آج کا بہت ہی اہم پیغام یہی ہے کہ

آپ گھروں کی تعمیر نو کی کوشش کریں۔ اپنے گھروں کو جنت نشان بنائیں۔ اپنے تعلقات میں انکسار اور محبت پیدا کریں۔ ہر اس بات سے احتراز کریں جس کے نتیجہ میں رشتے ٹوٹتے ہوں اور نفرتیں پیدا ہوتی ہوں۔ آج دنیا کو سب سے زیادہ گھر کی ضرورت ہے اس کو یاد رکھیں اور یہ گھر اگر احمدیوں نے دنیا کو مہیا نہ کیا تو دنیا کا کوئی معاشرہ بنی نوع انسان کو گھر مہیا نہیں کرسکتا۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ)

تعارف

جو دل پہ گذرتی ہے

پروفیسر راجا نصر اللہ خان کی تصنیف "جو دل پر گزرتی ہے" کے متعلق جناب ثاقب زیروی پیش رس کے عنوان سے کہتے ہیں

پاکستانی قوم خیر سے ان دنوں "ترقی پذیری" کے ان دیکھے اور سنے سنائے مراحل طے کررہی ہے تقدیر کی شوخی کہ یہ دور ابھی تک اسے علمی ادبی اخلاقی اور تہذیبی اقدار کے اعتبار سے تنزل و انحطاط کے سوا کوئی تحفہ نہیں دے سکا۔ علم و تعلیم سے رغبت کی گنجائشیں تو ترقی پسندی میں ویسے ہی محدود ہوتی ہیں اس پر یہ سمعی و بصری (نشریاتی) دور جو ذوق مطالعہ کو ذوق مشاہدہ میں بدل دینے میں کوشاں ہے اور ستم بالائے ستم ہمارے یہاں ان اداروں کے مدارالمہام نام نہاد طباعین کی اس مشاہدہ کو بھی وقتی ہنگامی اور پوچ قسم کی تفریح کا رنگ دینے کی کوششیں! یہی وجہ ہے کہ ان دھندلکوں بلکہ گھپ اندھیروں کی دبیز تہوں سے جب کسی جہت سے اچانک تعمیر و مقصدیت کی کوئی لہر اٹھتی ہے تو اپنی تمام جاذبیتوں کے باوجود اجنبی اور نامانوس سی محسوس ہوتی ہے۔ جیسے کوئی صحرا میں اذان دے رہا ہو۔ لیکن کون ذی فہم انکار کرسکتا ہے اس بنیادی آفاقی حقیقت سے کہ کوئی قوم اس وقت تک حقیقی عروج کی آب و تاب کو نہیں پاسکتی جب تک وہ شرافت صداقت کا علم لے کر نہ اٹھے۔ جب تک اس کی اقدار کے ہونٹوں پر بے لوث محبت و مروت کا دلنواز پیغام نہ ہو اور جب تک اس کے عزائم کے ماتھے پر دلوں کو مسحور و گداز کردینے والے ادب و اخلاق کی افشاں نہ ہو۔ دلوں کو گداز کردینے والے ایسے ادب و اخلاق کی افشاں جس کی ہر سطر میں نیکی کو سنوار کر انجام دینے، اور بدی سے بیزار ہوکر منہ موڑنے کی غیر محسوس بالواسطہ دلنواز اور محبت آفرین قسم کی ترغیب و تلقین مضمر نہ ہو۔

پورے وثوق کے ساتھ یہ گواہی دی جاسکتی ہے کہ "لاہور" کے کرم فرما محترم و مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب نے زیر نظر خریطہ افکار میں جتنے بھی مختلف موضوع ادب پارے جمع کئے ہیں وہ طبع زاد مضامین ہوں یا تراجم مختصر و طویل تبصرے ہوں یا جامع و مانع قسم کے تجزئے اور جائزے ان سب کی تان اسی کامگار مقصدیت پر آکر ٹوٹتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اندرون و بیرون ملک جہاں بھی کوئی ایسی جاذب نظر اور مہکتی ہوئی شے پائی جو پژمردہ دلوں کو تازگی اور مردہ روحوں کو زندگی و بیداری عطا کرسکے اور اس کی تخم ریزی سے فکر و احساس و عمل کی۔ اور اپنے عزیز ہم وطنوں کی خدمت میں تحفہ کے طور پر پیش کرنے کے لئے اسے نہایت سلیس حسین اور دلکش اردو کی سج دھج عطا کردی اللہ ان کی اس کاوش و کوشش کو قبول فرمائے اور اس خریطہ عرفان و ادب کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہو۔ راقم السطور نے مسودہ پر نظر دوڑائی تو ان کی اس بے لوث سعی جمیل کو دیکھ کر بے ساختہ یہ شعر زبان پر آگیا۔

بطن زمیں میں سینکڑوں خورشید ہیں پنہاں
کیوں اپنے دل سے عظمت انساں اٹھایئے

ثاقب زیروی

(لاہور ۵/ جنوری ۱۹۸۷ء)

یوم تحریک جدید ۲۲۔ اکتوبر ۹۳ء کو منایا جائے

○ امراء اضلاع، صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۲۔ اکتوبر ۹۳ء بروز جمعہ منانے کا اہتمام فرمائیں۔ اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے نیز اس دن خطبہ میں بھی احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ براہ مہربانی جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بوسنیا میں قیام امن

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے بوسنیا کی حکومت جو مسلمانوں پر مشتمل ہے نے اس قیام امن کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے جو عالمی نمائندوں نے تیار کی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بوسنیا کے کروٹس نے کہا ہے کہ جو زمینیں بوسنیا کو واپس کرنے کی پیش کش کی گئی تھی اب وہ زمینیں واپس نہیں دی جائیں گی کیونکہ بوسنیا نے امن تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ اگر اس امن تجویز پر عمل کیا جائے تو مسلمانوں کے پاس ۳۰ فی صد علاقہ ہو گا۔ سرب لوگوں کے پاس ۵۲ فی صد اور کروٹس کے پاس ۱۸ فی صد۔ اس تجویز کے مطابق تین نسلی گروہ بندیاں کر کے سارے علاقے کو یعنی سابق یوگوسلاویہ کو تین الگ الگ حصوں میں تقسیم کرنا مقصود ہے۔ یہ تینوں چھوٹی چھوٹی الگ الگ ریاستیں بن جائیں گی 'بڑی اسمبلی جس کے ۷۱ اراکین ہیں فیصلے کے وقت ۵۰ اراکین موجود تھے۔ انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ "ایڈریاٹک سی" کے ساحل تک کسی پارٹی کو رسائی کا موقعہ نہیں دیا جائے گا۔ بوسنیا ہرزے گووینا کا کہنا ہے کہ اگر اس امن تجویز کو مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ جن لوگوں نے مسلمانوں پر تشدد کیا ہے انہیں انعامات سے نوازا جا رہا ہے اور یہ بات کسی طرح بھی تسلیم نہیں کی جا سکتی۔

استصواب رائے کے ذریعہ یہ فیصلہ کرے کہ وہاں کی حکومت کیسی ہونی چاہئے۔ موجودہ حقائق کے پیش نظر فیصلہ کرنے میں یہ بات بھی سامنے آئے گی کہ ایک لمبے عرصے تک یہ علاقہ ہندوستان کے پاس رہا ہے اور اب وہاں کے لوگ مزاحمت کر رہے ہیں اور اپنا حق مانگ رہے ہیں جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ اس سلسلے میں پاکستان کو پوری طرح غور کر لینا چاہئے کہ کن امور کے کیا نتائج نکل سکتے ہیں اور یہ نتائج کس حد تک ان قراردادوں کے مطابق ہیں جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے آغاز کار ہی میں منظور کی تھیں۔ مرزا اسلم بیگ کی بات پر تجزیہ نگاروں نے کیا ہے کہ یہ قابل غور ہے اور اسے کسی صورت میں بھی نظرانداز نہیں کیا جانا چاہئے۔

اسلم بیگ / کشمیر

سابق آرمی چیف جنرل مرزا اسلم بیگ نے بل کلنٹن کے ان ریمارکس کو سراہا ہے جو انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کشمیر کے متعلق کہے ہیں لیکن اس خطرے کا بھی اظہار کیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس مسئلے میں بھی کیمپ ڈیوڈ کی طرح معاہدہ طے کروا دیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان تو یہ چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مقبوضہ کشمیر کو حق خودارادیت دیا جائے یعنی اس علاقے کا مسئلہ حل کیا جائے۔ لیکن اس کے بالمقابل صدر امریکہ بل کلنٹن نے کہا ہے کہ کشمیر کا فیصلہ موجودہ حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہئے اور ان دونوں باتوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں پاکستان کے نظریہ کے مطابق مسئلہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب برصغیر کی تقسیم ہوئی تھی مقبوضہ کشمیر کو اس بات کا حق دیا گیا تھا کہ وہ

لبنانی وزیر اعظم

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے لبنانی وزیر اعظم رفیق حریری نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا کوئی حل کامیاب اور پائیدار نہیں ہو سکتا جب تک اس میں لبنان اور شام کو شامل نہ کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے وہ سارے سفر کی الگ الگ پگڈنڈی ہو سکتی ہے لیکن شاہراہ نہیں۔ جب تک کہ دیگر معاملات کا حل بھی نہ کر لیا جائے۔ حریری نے مزید کہا کہ لبنان کو تلخ تجربات ہو چکے ہیں اسی لئے ان کا خیال ہے کہ اس امن کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ اس کے ساتھ بہت سے مسائل وابستہ ہیں۔ ہمیں تاریخ سے سبق لینا چاہئے اور مشرق وسطیٰ کی تمام طاقتوں کو باہم اکٹھا کر کے جن میں لبنان اور شام بھی شامل ہوں امن کے متعلق غور کرنا چاہئے۔ یہ دونوں ملک ایسے ہیں جو عرب اسرائیل تنازعے میں ملوث ہیں اور انہوں نے میڈرڈ میں ہونے والی پہلی کانفرنس جو ۱۹۹۱ء میں ہوئی تھی۔ اس میں حصہ لیا تھا یہ اجلاس امریکہ اور روس کی سرپرستی میں منعقد کیا گیا تھا۔ لیکن جہاں تک فلسطینیوں کے مسئلہ کا تعلق ہے یہ فیصلہ زیادہ عجلت میں ہو گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ لبنان میں ۳ لاکھ کے قریب فلسطینی رہتے ہیں حالانکہ لبنان ایک چھوٹا سا ملک ہے اور تین لاکھ کی تعداد ان کی اپنی آبادی کے مقابلہ میں ضرورت سے بہت زیادہ ہے وہاں پر اقتصادی حالات بھی زیادہ اچھے نہیں ہیں۔ جو لوگ فلسطین سے نکل کر یہاں آباد ہو چکے ہیں ان کا مسئلہ آسانی سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں واپس اپنے گھروں میں پہنچانے کی ضرورت ہے اور یہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ کوئی تسلی بخش حل پیش کیا جائے۔ حریری نے اس بات کا بھی مطالبہ کیا کہ اسرائیل لبنان کے تمام مقبوضہ علاقے کو جلد از جلد خالی کرے۔

یلسن / ڈکٹیٹرشپ

صحیح تعداد تو نہیں بتائی جا سکتی لیکن روسی پارلیمنٹ کے اندر مزاحمت کرنے والوں کی ہلاکت کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ سینکڑوں کی تعداد میں مارے گئے ہیں۔ روسی پارلیمنٹ میں سے بہت سا ریکارڈ ضائع ہو گیا ہے۔ اور آس پاس کی عمارتوں کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔ تبصرہ نگار کہتے ہیں کہ اس قسم کی کارروائی اس سے پہلے ۱۹۱۷ء میں ہوئی۔ اس وقت یہ کارروائی کمیونزم کو قائم کرنے کے لئے ہوئی تھی۔ اور اب جو کارروائی ہوئی ہے وہ کمیونزم کی بیخ کنی کے لئے کی گئی ہے۔ یلسن نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ دسمبر میں انتخابات ہونگے چنانچہ انہوں نے لوکل باڈیز سے کہا کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔ اور نئے الیکشن کے لئے تیاری کریں۔ کہا جاتا ہے کہ دور دراز کی لوکل باڈیز نے یلسن کا یہ حکم اس طرح ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم یلسن کی اصلاحات کی حمایت کریں گے لیکن یہ کہ ہم مستعفی ہو جائیں اور ہم سے زیادہ ڈیموکریٹ لوگ وہاں لانے کی کوشش کی جائے اس بات سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔ اگرچہ بعض علاقوں نے ان کی طرف داری بھی کی ہے۔ اس بات کا عہد کیا ہے کہ وہ اپنی لوکل باڈیز کو ختم کر دیں گے اور بھرپور طریق پر نئے انتخابات میں حصہ لیں گے۔ یہ حالات جو اس وقت پیش آئے ہیں۔ ان کی بنیاد اصلاحات ہیں۔ یلسن جو اصلاحات ملک میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ شدید قسم کے کمیونسٹ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور مخالفت نے اتنی شدت اختیار کر لی ہے کہ جب یلسن نے پارلیمنٹ کو برطرف کیا تو انہوں نے پارلیمنٹ میں دھرنا مار لیا اور کہا کہ یلسن اب صدر نہیں رہے نائب صدر رنے اعلان کر دیا کہ وہ صدر بن گئے ہیں۔ لیکن آخرکار فوجوں نے یلسن کی مدد کی اور نائب صدر اور سپیکر کو گرفتار کر لیا اور پارلیمنٹ پر حملہ کر کے پارلیمنٹ میں مزاحمت کرنے والے لوگوں میں سے اکثریت کو وہیں ختم کر دیا۔ یلسن کی مخالفت کرنے والوں کا کہنا ہے کہ جس قسم کے اختیارات یلسن حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ وہ انہیں ایک مکمل ڈکٹیٹر بنا دیں گے۔ حالانکہ یلسن آگے آئے ہی اس لئے تھے کہ ملک میں ڈکٹیٹرشپ کی بجائے جمہوریت ہونی چاہیے لیکن جب انہوں نے اختیارات حاصل کر لئے تو وہ خود ڈکٹیٹرشپ کے راستہ پر چلنے لگے انہوں نے تمام ملک سے اپیل کی ہے کہ وہ یلسن کو ڈکٹیٹر نہ بننے دیں۔

فلسطینی اور اسرائیل

اسرائیل اور پی۔ ایل۔ او۔ کے درمیان جو حال ہی میں معاہدہ ہوا ہے اس کی شدت کے ساتھ مخالفت کرنے کے لئے شام کے شدت پسند فلسطینیوں کی ایک اتحادی جماعت کے دس افراد نے یہ مہم شروع کر دی ہے کہ یاسر عرفات کو پی۔ ایل۔ او کے چیف کی حیثیت سے برطرف کر دیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ جب تک یاسر عرفات پی۔ ایل۔ او۔ کے سربراہ رہیں گے فلسطین اپنے حقیقی حقوق حاصل نہیں کر سکے گا۔ وہ کسی نہ کسی طرح اسرائیل کے ساتھ تعاون پر آمادہ رہیں گے اور یہ بات فلسطینیوں کے حقوق کے حصول میں سد راہ ہو گی۔ ایک میٹنگ کے دوران ان دس افراد نے کہا کہ وہ تمام فلسطینی گروہوں کی ایک کانفرنس بلانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ تاکہ وہاں جس انداز میں حق خودارادیت جو اسرائیل اسے دے رہا ہے اس کی مخالفت کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دراصل یاسر عرفات نے تو از خود اپنے آپ کو پی۔ ایل۔ او۔ سے خارج کر لیا ہے کیونکہ انہوں نے پی۔ ایل۔ او کے چارٹر کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور اس خلاف ورزی کی وجہ سے وہ خود بھی پی۔ ایل۔ او کے ممبر نہیں رہے۔ اور اس طرح ممبرشپ ضائع ہو جانے کی وجہ سے وہ اس کے سربراہ بھی نہیں ہو سکتے۔ رپورٹروں کو بتایا گیا کہ اب ہم نے جو فیصلے کرنے ہیں۔ ان کے نتیجے میں فلسطین کے حقوق زیادہ مضبوطی کے ساتھ پیش کئے جائیں گے اور عرفات کسی طرح بھی دخل اندازی کر کے ہمیں کمزور نہیں کر سکیں گے۔ یاسر عرفات نے متعدد بار کہا ہے کہ فلسطینی آزادی کا یہ پہلا قدم ہے اس قدم کے اٹھانے سے فلسطینیوں کو یہ موقع اور حوصلہ مل جائے گا۔ کہ وہ آگے بڑھیں اور جتنے ان کے حقوق فلسطین سے لینے والے ہیں۔ وہ درجہ بدرجہ لیتے چلے جائیں اور اس طرح آخرکار فلسطینی سلطنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم ہو جائے۔ یاسر عرفات نے اردن کے ساتھ بھی اس سلسلے میں گفت و شنید کی ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے وہ مصر کے ساتھ کر چکا ہے۔ اردن نے غزہ پٹی اور مغربی کنارہ کی نئی صورت حال کے پیش نظر اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے۔ کہ وہ اس علاقے کی مدد جاری رکھے گا اور اس توقع کا اظہار کیا ہے۔ کہ فلسطینی اسرائیل کی طرف اتنا نہیں جھک جائیں گے۔ کہ وہ اردن کو اس میدان سے نکال باہر کریں۔

عالمی تنظیم سیاحت

بتایا گیا ہے کہ پاکستان عالمی تنظیم سیاحت کا ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۷ء تک کے لئے ممبر منتخب ہو گیا ہے۔ پاکستان نے اس تنظیم کے دسویں سیشن میں شرکت کی تھی۔ یہ سیشن انڈونیشیا کے جزیرہ بالی میں منعقد ہوا۔ ۳۰۔ ستمبر سے ۱۹۔ اکتوبر تک اجلاس جاری رہا۔ جس وفد نے اس اجلاس میں شرکت کی اس کی سربراہی محمد اقبال خان جائنٹ سیکرٹری وزارت سیاحت نے کی تھی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ پاکستان اس تنظیم کی ایگزیکٹو کونسل کا فل ممبر منتخب ہوا ہے۔ جہاں تک اس تنظیم کی ایگزیکٹو باڈی کے ممبروں کا تعلق ہے یہ دنیا بھر میں سیاحت کے لئے پالیسیاں مرتب کرتے ہیں اور سیاحت کے فروغ کے لئے بھی کوششیں کرتے ہیں اس کی سب سے پہلی میٹنگ جس کا تعلق ایشین سیاحت سے تھا پاکستان میں منعقد ہوئی تھی۔ یہ میٹنگ بھی عالمی تنظیم سیاحت کے اہتمام ہی سے منعقد کی گئی تھی اب پاکستان گذشتہ چودہ سال سے اس میدان میں خاصی تگ و دو کرتا رہا ہے نہ صرف اپنے ملک میں سیاحت کو فروغ دیتا رہا ہے بلکہ دوسرے دیگر ممالک کی بھی اس سلسلے میں ضروری مدد کرتا رہا ہے۔

امن کا نوبل انعام

جنوبی افریقہ کے صدر فریڈرک ڈے کلارک اور افریقن نیشنل کانگریس کے رہنما نیلسن منڈیلا کو نوبل انعام دیا گیا۔ نیلسن منڈیلا نے ۲۷ سال جیل میں گزارے اور جیل سے رہائی کے بعد انہوں نے افریقن نیشنل کانگریس کے نائب صدر کی حیثیت سے کام کیا۔

بعد ازاں انہیں اس کانگریس کا صدر بنا دیا گیا اور انہوں نے ڈی کلارک کے ساتھ مل کر اس بات کی کوشش کی کہ کثیر الجماعتی جمہوریت کا آغاز کیا جائے۔ چنانچہ دونوں رہنماؤں نے اس سلسلے میں کافی فاصلہ طے کر لیا ہے۔ نیلسن منڈیلا کو جب اس بات کا پتہ چلا کہ انہیں یہ انعام ملا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ ان کے تمام ساتھیوں کا اعزاز ہے جنہوں نے جمہوریت کو آگے بڑھانے کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ اسی طرح نیلسن منڈیلا کے مدمقابل ڈاکٹر کلارک کو جب اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ نیلسن منڈیلا کو ڈاکٹر کلارک نے ۱۹۹۰ء میں جیل سے رہا کیا تھا۔ بعض لوگوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ یہ نوبل انعام اس لئے بے معنی ہو کر رہ گیا ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں کو ایک ساتھ انعام دیا گیا ہے۔

کشمیر / متنازعہ موقف

گذشتہ جمعرات کے روز پاکستان نے ہندوستان کو اس بات پر چیلنج کیا کہ وہ مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کی اجازت دے۔ پاکستان نمائندے نے کہا ہے کہ ہندوستان سیکیورٹی کونسل کی مرضی کے مطابق وہاں ریفرینڈم کرائے۔ یہ بات پاکستانی وفد کے ایک رکن منیر اکرم نے ایک ہندوستانی الزام کے جواب میں کہی۔ ہندوستانی نمائندے نے کہا تھا کہ پاکستانی قوانین آزاد کشمیر کے لوگوں کو اپنے حق خود ارادیت سے محروم رکھتے ہیں۔ پاکستانی نمائندے نے کہا کہ اگر ہندوستان جموں و کشمیر میں استصواب رائے کے لئے تیار ہو جائے تو ہم کوئی بھی انتظامی امور زیر غور لا سکتے ہیں جس سے سیکیورٹی کونسل کے فیصلوں پر صحیح طور پر عمل درآمد ہو سکے۔ یہ تیسرا موقعہ تھا کہ ہندوستانی اور پاکستانی نمائندے آپس میں الجھ پڑے۔ پہلے پاکستانی وزیر خارجہ عبدالستار نے ۴۸ ویں اجلاس کی کارروائی کے دوران حاضرین سے خطاب کیا تھا۔ ہندوستان نے آزاد کشمیر کے لوگوں کے حق خود ارادیت کا ذکر کیا تھا۔ ان کی طرف سے یہ بات ایک سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے کہی تھی۔ لیکن وہ اپنے وعدے پر قائم نہ رہے۔ یہ بات کہ کشمیر کا مسئلہ صرف اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے کہ ہندوستان تشدد کی کارروائیاں روک دے اور اس بات کا اقرار کرلے کہ وہاں حق خود ارادیت دیا جانا چاہئے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی سوشل کمیٹی میں ان تمام باتوں کا اعادہ کیا گیا۔ پاکستانی سفیر کے بیان کے رد عمل کے طور پر فاروق عبداللہ نے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ غلط ہے اور ناقابل قبول ہے۔ قانون اس کی پذیرائی نہیں کرتا۔ اور یہ محض لوگوں کو غلط راہ پر چلانے والی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانوی پارلیمنٹ کے قانونی ایکٹ کے مطابق جس سے پاکستان اور ہندوستان وجود میں آئے تھے۔ اس بات کی اجازت نہیں کہ کوئی آزاد رہے یا پاکستان کے ساتھ مل جائے۔ ان میں سے بہت سے لوگ ہندوستان کے ساتھ مل گئے اور کچھ لوگ پاکستان کے ساتھ مل گئے بہرحال اس کمیٹی میں پاکستان اور ہندوستان نے اس تنازعے کے متعلق خوب کھل کر بحث کی۔

پاکستان / بچوں کی شرح وفات

یونیسف کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں چھ لاکھ ۹۵ ہزار بچے ہر سال ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ہلاک ہونے والے بچوں کی نسبت سے پاکستان چوتھا بڑا ملک ہے اس سے پہلے ہندوستان چین اور نائیجیریا ہیں۔

اس رپورٹ کا نام فروغ اقوام ۱۹۹۳ء رکھا گیا ہے۔ اس رپورٹ کے لئے دنیا بھر سے اعداد و شمار اکٹھے کر کے جب اوسط نکالی گئی تو ۵ سال تک کی عمر کے بچوں کے اپنے ملک کی اقتصادیات سے مقابلہ کیا گیا تو پاکستان کو منفی پانچ نمبر ملے۔ جہاں تک بچوں کی تعلیم کا تعلق ہے اس کے نمبر منفی چودہ تھے۔ اور غذائیت سے محروم غذا کے سلسلے میں جنوبی ایشیا کے سارک ممالک میں پاکستان کو تیسرے نمبر پر رکھا جا سکا۔ اس علاقے کی عورتوں کی ڈیلیوری کے موقعہ پر اموات کی شرح کے سلسلے میں پاکستان سب سے آگے ہے پاکستان ان ممالک کی فہرست میں بھی پہلے نمبر پر ہے جہاں عورتیں مردوں سے کم ہیں تیسری دنیا میں شرح پیدائش ۶،۱ فی خاتون سے ہٹ کر ۳،۴ ہو گئی ہے۔ پہلی شرح ۱۹۶۰ء کی ہے اور دوسری شرح ۱۹۹۳ء کی۔ پاکستان میں یہ شرح ۶،۳ بچے فی خاتون ہی رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگرچہ سماجی طور پر حالات کچھ زیادہ بہتر نہیں ہوئے لیکن پھر بھی مثبت پہلو موجود ہے۔ ۱۹۸۵ء اور ۱۹۹۰ء میں بیماریوں سے محفوظ کرنے کے لئے جو دوائیاں استعمال کی گئیں ان سے بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوا۔

سفید چھڑی کا دن

ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ عالمی طور پر سفید چھڑی نابینا لوگوں کی علامت بن گئی ہے۔ اور ہر سال دنیا بھر میں سفید چھڑی کا ایک دن منایا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۵۔ اکتوبر جمعہ کے روز بھی سفید چھڑی کا دن تھا۔ اس روز تمام تنظیمیں اور افراد اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ وہ نابینا لوگوں کی ہر قسم کی ضروری مدد پہنچا کر انہیں اس قابل بنائیں گے کہ وہ معاشرے کے لئے مفید فرد ثابت ہوں اور اپنی زندگی آزادی کے ساتھ بغیر کسی کا سہارا لئے گذار سکیں۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی اس موقعہ پر مختلف شہروں میں سیمینار منعقد کئے گئے جہاں مقررین نے عوام الناس کی طرف سے نابینا لوگوں کو یہ یقین دہانی کرائی کہ ان کی ہر قسم کی مدد کی جائے گی۔ نابینا لوگوں میں سے بھی بعض نے تقاریر کرتے ہوئے اس عہد کو دہرایا کہ وہ ہر ممکن طریق پر معاشرے کے مفید فرد بننے کی کوشش کریں گے۔ ربوہ میں بھی یہ نابینا سوسائٹی نابینا لوگوں کے لئے خاصی مستعدی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اس کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہیں اور بعض اوقات دیگر شہروں میں ہونے والے اجلاسوں میں بھی ان کے نمائندے شرکت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کے لئے یہ لوگ ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور اپنے علم اور ہنر سے معاشرے کے بہتر افراد ثابت ہو رہے ہیں۔

امریکہ اور کیوبا

سان فرانسسکو میں ایک گلوبل ادارہ ہے جو دنیا بھر میں تعلیمی سفروں کا انتظام کرتا ہے اس ادارے نے ۱۷۵ امریکیوں کے کیوبا جانے کا انتظام کیا ہے اگرچہ یہ حکومتی پالیسی کے سراسر خلاف ہے۔ اس ادارے کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ مغربی جمہوریتوں میں سے صرف امریکہ ایک ایسا ملک ہے جو کسی جگہ کے سفر کو جرم گردانتا ہے یہ بالکل غیر معقول بات ہے کہ ہم دنیا کے ہر حصے میں جا سکیں لیکن ہماری حکومت کیوبا جانے سے ہمیں روکے۔ ان ۱۷۵ افراد کا یہ اقدام امریکہ کے خلاف سول نافرمانی کا درجہ رکھتا ہے ان لوگوں میں ڈاکٹر بھی شامل ہیں تاجر بھی شامل ہیں اور ایک عورت جو چھ بچوں کی ماں ہے ان سب نے یہ خطرہ مول لیا ہے کہ اگر وہ پکڑے جائیں اور ان پر مقدمہ چلے تو انہیں دس سال کی قید کی سزا ہو سکتی ہے اور اڑھائی لاکھ ڈالر جرمانہ۔ ان کے اس دورے کا مقصد یہ ہے کہ وہ دنیا کو یہ بتائیں کہ امریکہ کس طرح کی غیر دستوری پالیسیاں اختیار کر لیتا ہے خاص طور پر جب کیوبا کا نام آئے جب سے سوویت یونین ختم ہوا ہے ہماری حکومت یہ نہیں کہہ سکتی کہ کیوبا ہماری ملکی سالمیت کے لئے خطرے کا باعث ہے۔

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— عبدالکریم

مکرم عبدالمجید طارق

خاکسار عبدالکریم سابق باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ سکنہ دارالیمن وسطی ربوہ کے بیٹے عزیزم عبدالمجید طارق، میل نرس سرجیکل وارڈ فضل عمر ہسپتال ربوہ، ڈیوٹی کے دوران ایک مریض کو انجکشن دیتے ہوئے خود مریض سے وائرس کا شکار ہوئے اور چند دن فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد بیہوشی کی حالت میں ہی مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات شام سوا چھ بجے رحلت فرما گئے۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

دوسرے روز بعد فجر بیت مبارک میں ان کا جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے پڑھایا بعد ازاں ان کی تدفین قطعہ نمبر ا عام قبرستان میں ہوئی اور مکرم راجہ یعقوب نے دعا کرائی۔

موصوف ۱۱/ مارچ ۱۹۵۰ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد پاک فوج کی میڈیکل کور میں بھرتی ہوئے اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں وطن عزیز کی خاطر جنگی قیدی بھی رہے۔ رہائی کے بعد ایبٹ آباد، ملتان اور لاہور میں دوبارہ ملک و قوم کی خدمت کی۔ اس کے بعد ۷۸۔۱۹۷۷ء میں فضل عمر ہسپتال میں ملازمت شروع کی موصوف اپنے پیشہ کے اعتبار سے انتہائی محنتی، فرض شناس اور اپنے پیشہ میں انتہائی مہارت رکھنے والے تھے۔ نہایت ہمدردانہ طبیعت تھی۔ ڈیوٹی کو پورے انہماک، جاں فشانی اور شوق و جذبہ سے ادا کرتے تھے۔ فضل عمر ہسپتال میں ساڑھے پندرہ سال نہایت لگن کے ساتھ کام کیا اور اس دوران شاید کبھی چھٹی کی۔

آپ نے وفات کے وقت ایک بیوہ ایک بچی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑا بیٹا عبدالعلی فرسٹ ایئر کا طالب علم ہے۔ بیٹی نویں کلاس میں اور چھوٹا بیٹا چوتھی جماعت میں ہے۔ احباب کرام سے عزیز کی بخشش اور بوڑھے والدین، بہن بھائیوں بیوی اور بچوں کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور عزیز کے درجات بلند فرمائے اور خدا تعالیٰ خود بچوں کا حافظ و ناصر و خود کفیل ہو۔

بقیہ: ص۵

ادب کا نوبل انعام

اس سال ادب کا نوبل انعام ایک افریقی / امریکی خاتون ٹونی ماریسن کو دیا گیا ہے اس سے پہلے ٹونی ماریسن کو ان کے ایک ناول پر بھی انعام مل چکا ہے نوبل انعام کی قیمت ۶ء۷ ملین کراؤن ہے۔ جو آٹھ لاکھ ستئیس ہزار امریکی ڈالر کے برابر ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں نہ صرف اس بات پر خوش ہوں کہ مجھے یہ انعام ملا ہے۔ بلکہ یہ بات بھی میرے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہے کہ میری والدہ ابھی زندہ ہیں انہوں نے اپنی بیٹی کی اس ترقی یافتہ کیفیت کو دیکھ لیا ہے۔ ان کی اپنی عمر باسٹھ سال ہے۔ پرنکسٹن یونیورسٹی میں وہ تعلیم دیتی ہیں اور اس وقت تک چھ ناولوں کی مصنفہ ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ میرے لئے یہ بات بڑی حیرتناک ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون کو یہ انعام دیا گیا ہے۔ اور لوگوں کے لئے یہ بات حیرت ناک ہے کہ گذشتہ دو سالوں میں بھی سیاہ فام لوگوں ہی کو انعام دیئے گئے ان میں سے ایک جنوبی افریقہ کے باشندے تھے اور ایک ویسٹ انڈیز کے۔ ان دونوں میں سیاہ فام لوگوں کے کلچر کی صداقت کو اجاگر کیا ہے۔ ٹونی ماریسن اپنے ناولوں میں سیاہ فام لوگوں کی زندگی کے تمام پہلو اجاگر کرتی ہیں۔ اور وہ ایسی زبان میں لکھتی ہیں۔ جسے خاصی حد تک شاعرانہ کہا جاسکتا ہے۔ ان کے جذبات بھرپور طریق پر سامنے آتے ہیں۔ اور وہ جو کچھ بیان کرتی ہیں وہ حقیقت سے انتہائی قریب ہوتا ہے۔

خلیج کی جنگ / ترکی

خلیج کی جنگ کے سلسلے میں کسی کو تو نقصان اس لئے ہوا کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے اس کی جنگ تھی۔ اور کسی کو اس لئے نقصان ہوا کہ اس نے امریکہ کے اتحادیوں کے لئے قربانی پیش کی۔ اگرچہ ان قربانی پیش کرنے والوں کے ساتھ معاہدہ تو یہ تھا کہ ان کے نقصانات پورے کر دیئے جائیں گے۔ لیکن ترکی ابھی تک امریکہ سے گفت و شنید کر رہا ہے اور اس کے نقصانات پورے ہونے کی کوئی صورت نہیں ہو رہی۔ چند روز ہوئے اس سلسلے میں واشنگٹن میں امریکہ اور ترکی کے نمائندوں کی ایک دفعہ پھر گفت و شنید ہوئی۔ لیکن بتایا جاتا ہے کہ یہ گفت و شنید بے نتیجہ رہی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صدر بل کلنٹن اور ترکی کی وزیر اعظم تان سو سلر نے اس گفت و شنید میں خاصی دوستی کا اظہار کیا اور اس دوستی کا پتہ ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر چلا۔ لیکن اس کے باوجود وہ کسی ایسے نتیجہ پر نہ پہنچ سکے جس کے ذریعے ترکی کو اپنے نقصانات پورا کرنے کا موقعہ ملے۔ جہاں تک ترکی کے نقصانات کا سوال ہے۔ وہ اب بھی ہر سال تین ارب ڈالر کا نقصان اٹھاتا ہے کیونکہ وہ عراق کو اپنے ملک میں سے تیل برآمد نہیں کرنے دیتا اور اس کے علاوہ عراق کے ساتھ ۱۹۹۰ء سے لے کر اب تک اس کے تجارتی تعلقات بھی منقطع ہیں۔ کہتے ہیں کہ ترکی نے اب اس بات پر غور کرنا شروع کر دیا ہے کہ کیا وہ پابندیاں جو اقوام متحدہ نے عراق پر لگائی ہیں کسی طرح بھی مفید ثابت ہو رہی ہیں یا نہیں۔ اور یہ بھی کہ ان پابندیوں کی وجہ سے ترکی کب تک اربوں ڈالر کا نقصان برداشت کرتا رہے گا۔ دونوں لیڈروں کی بات چیت کے بعد صرف یہ کہا گیا کہ انہیں امید ہے کہ وہ مستقبل میں نتیجہ خیز گفتگو کر سکیں گے۔

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اس بات کا اقرار کیا کہ ترکی نے خلیج کی جنگ میں مدد دے کر اپنا بہت سا نقصان کیا ہے۔ اس نقصان کو انہوں نے تعریف کے رنگ میں پیش کیا۔ اور کہا کہ جو تعاون ترکی نے ہمیں دیا تھا وہ قابل تعریف ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ میٹنگ ہوئی اس لئے تھی کہ کہا گیا تھا کہ ترک گوریلوں نے جنوب مشرقی ترکی میں ایک امریکی کو یرغمال بنالیا ہے۔ صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ چونکہ ہماری یہ پالیسی نہیں ہے کہ ہم گوریلوں یا دہشت پسندوں کے ساتھ کسی قسم کی گفت و شنید کریں اس لئے ترکی کو اس معاملے میں ملوث کیا جائے۔

روس / فوج کا مطالبہ

روس میں پارلیمنٹ کے اندر دھرنا مارنے والوں کو پارلیمنٹ سے نکال باہر کرنے اور ان میں سے بعض کو حراست میں لے لینے کے بعد روسی فوج اب اپنا معاوضہ اس صورت میں مانگتی نظر آتی ہے کہ اسے سیاست میں بھی دخل ہونا چاہئے اور ملکی حفاظتی اقدامات کے لئے فوج کے اخراجات بھی بڑھا دینے چاہئیں۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ موجودہ حکومت کی بقا فوجی کارروائی ہی کا نتیجہ ہے اس لئے وہ فوج کی بات مان لینے پر مائل ہے۔ فوج کو مختلف جہت سے بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کو ذاتی طور پر کچھ فائدہ پہنچایا جائے۔ فوج کا سب سے پہلا مطالبہ تو یہ ہے کہ اسے اصلاح پذیر کرنے کے لئے زیادہ رقم خرچ کی جائے۔ اس کا کہنا ہے کہ ایک لمبے عرصے سے جس حالت میں فوج رہی ہے اس سے اس کا معیار گرا ہے۔ اگرچہ روسی حکومت تمام شعبوں میں اپنے اخراجات کم کر رہی ہے اور ایسا افراط زر کو روکنے کے لئے کیا جا رہا ہے لیکن فوج کی وہ اس قدر ممنون ہے کہ ان کے مطالبے کو پس پشت نہیں ڈال سکتی۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اب وہ فوج کے دباؤ میں ہے۔ جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کے مطابق فوج اپنے اخراجات کو ۵۰ فی صد تک بڑھانا چاہتی ہے۔ صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ ہمیں فوجی اخراجات کے لئے ایک محکم اصول طے کر لینا چاہئے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ بجائے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوج اپنے اخراجات میں اضافے کا مطالبہ کرے کوئی ایسا فارمولہ بن جانا چاہئے کہ باقاعدگی کے ساتھ فوج کے اخراجات پر نظر ثانی کی جاتی رہے۔

برآمدی کمپنیاں / منشیات

کینیڈا نے پاکستان کی برآمدی کمپنیوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ دیگر مطلوبہ اشیاء کی برآمد کے وقت منشیات بھی ان میں شامل کر دیتے ہیں اور اس طرح منشیات کی سمگلنگ میں حصہ دار بنتے ہیں۔ پاکستان کے تاجروں نے خاص طور پر فیصل آباد میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ اول تو ایسا ہرگز نہیں ہوتا لیکن اگر کسی کمپنی کے متعلق ثابت ہو جائے کہ وہ ایسا کر رہی ہے تو اسے قرار واقعی سزا دی جانی چاہئے۔ کیونکہ اس کمپنی کی وجہ سے دیگر کمپنیاں بھی بدنام ہو رہی ہیں اور ان کی تجارت پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی حکومت یہ کہے گی کہ اس کے ملک میں درآمد کئے جانے والے جائز مال میں منشیات بھی شامل ہوتی ہیں تو وہ یقیناً اپنی ان درآمدات کو بند کر دے گا۔ اگر پاکستان کی کمپنیوں کی درآمدات کینیڈا بند کر دے تو یقیناً یہاں کے تاجروں کو اور صنعت کاروں کو بہت زیادہ نقصان ہو گا۔ برآمد کنندگان نے پاکستانی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بات کی تحقیقات کرے کہ کیا کوئی کمپنی واقعی ایسا کر رہی ہے اور اگر یہ ثابت ہو کہ کوئی کمپنی ایسا نہیں کر رہی تو کینیڈا کی حکومت سے بات چیت کی جائے اور انہیں یقین دلایا جائے کہ ان کا خیال غلط نکلا ہے اور ہماری برآمدات بالکل انہیں اشیاء سے تعلق رکھتی ہیں جن کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور ان میں منشیات شامل نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (مکرم صفدر علی جاوید صاحب بابت ترکہ مکرم میاں اکبر علی صاحب)

مکرم صفدر علی جاوید صاحب ابن مکرم میاں اکبر علی صاحب ساکن ۲۱۱- نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم. قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۱۸/ ۱۴ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ان کے ورثاء کے نام منتقل فرمایا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- محترمہ مبارکہ نسرین صاحبہ (دختر)
۲- محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ (دختر)
۳- محترمہ خالدہ شاہین صاحبہ (دختر)
۴- محترمہ غزالہ زرین صاحبہ (دختر)
۵- محترمہ روبینہ قمر صاحبہ (دختر)
۶- مکرم صفدر علی جاوید صاحب (پسر)
۷- مکرم آصف علی پرویز صاحب (پسر)
۸- مکرم منور احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(مکرم محمد ارشد طارق صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری نور احمد صاحب)

مکرم محمد ارشد طارق صاحب ولد مکرم چوہدری نور احمد صاحب ساکن مکان نمبر ۳/ ۴۴ محلہ دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد. قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا سب ورثاء کی رضامندی کے مطابق موصوف کا مکان نمبر ۳/ ۴۴ محلہ دار النصر غربی ربوہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۲- مکرم محمد افضل طاہر صاحب (بیٹا)
۳- مکرم محمد اسلم راشد صاحب (بیٹا)
۴- مکرم محمد ارشد طارق صاحب (بیٹا)
۵- مکرم محمد اکرم جاوید صاحب (بیٹا)
۶- محترمہ صوفیہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۷- محترمہ شمیم اختر بیوہ محمد اشرف ناصر (بہو)
۸- مکرم مصباح ناصر صاحبہ (پوتی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

کامیابی

○ مکرم نعیم احمد صاحب ابن مکرم عبد القدوس صاحب نے امسال انٹرمیڈیٹ (پری میڈیکل) کا امتحان گوجرانوالہ بورڈ کے طالب علم کی حیثیت سے دیا اور خدا کے فضل سے ۸۴۲/ ۱۱۰۰ نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔

○ مکرم طیب احمد منصور صاحب ابن مکرم داؤد احمد شاکر صاحب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ نے امسال ایف۔ ایس۔ سی پری میڈیکل کا امتحان دیا تھا جو کہ ۱۱۰۰ نمبروں میں ۷۵۲ نمبر حاصل کر کے پاس کر لیا ہے۔

○ مکرم عبد اللطیف شاد صاحب ابن مکرم عبد الخالق شاد صاحب گلشن پارک مغل پورہ لاہور نے گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لاہور کینٹ میں ہونے والے سی کام کے امتحان سال ۹۳- ۱۹۹۲ء میں کالج بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ آپ نے ۶۵۰ نمبروں میں سے ۴۳۷ نمبر حاصل کئے ہیں۔

○ مکرم احسان احمد صاحب سنوری ابن مکرم لطیف احمد صاحب سنوری (راولپنڈی) نے امسال ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) کا امتحان ۸۱۴/ ۱۱۰۰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ گارڈن کالج راولپنڈی میں (پری انجینئرنگ گروپ میں) تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں مزید کامیابیوں سے نوازے۔

رپورٹ ریلی واقفین نو

سرگودھا شہر

○ مورخہ ۳۰- ستمبر ۱۹۹۳ء کو واقفین نو سرگودھا شہر کی ریلی ہوئی جس میں ۱۳۱ واقفین نو اور ۱۴۱ مائیں اور باپ ۱۲ وقف اولاد بچے اور ۱۵ دیگر افراد شامل ہوئے۔

اس ریلی میں مکرم و محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو مہمان خصوصی تھے اور مکرم ناصر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور میاں اعجاز احمد صاحب نائب سیکرٹری وقف نو ربوہ بطور نمائندگان مرکزی شامل ہوئے۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم و محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو اور مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں بچوں کا علمی جائزہ لے کر ان میں انعامات اور سینڈوچز تقسیم کئے گئے۔ اس ریلی میں دوڑ اور مینڈک ریس وغیرہ کے ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ پنڈال کو خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔

یہ ریلی ۳۰-۲ تا ۰۰-۵ بجے شام جاری رہی۔

بعد ازاں بچوں کا میڈیکل چیک اپ ہوا۔ انہیں ضروری ادویات مہیا کی گئیں۔ اور مکرم وکیل صاحب وقف نو کے ساتھ میٹنگ میں سیکرٹریان کرام وقف نو ضلع و شہر اور مربیان کرام ضلع و شہر بھی شامل ہوئے۔ جس میں کارکردگی کا جائزہ لیکر اسے بہتر بنانے پر غور کیا گیا۔ اس ریلی کے تمام پروگرام تشکیل دے کر عملدرآمد کرنے میں درج ذیل افراد نے تعاون فرمایا۔ مکرم مسعود احمد صاحب شاہد مربی ضلع سرگودھا۔ مکرم رفیع احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع، مکرمہ امینہ صلاح الدین صاحبہ، مکرم کلیم احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ، مکرم کیپٹن ڈاکٹر صلاح الدین صاحب اور مکرم کیپٹن ڈاکٹر عبد الشکور صاحب۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

رپورٹ ریلی واقفین نو

بورے والا

○ ۶- ستمبر ۱۹۹۳ء کو بیت الذکر بورے والا میں واقفین نو بورے والا کی شاندار ریلی منعقد ہوئی جس میں ۲۱ واقفین نو نے مع اپنے والدین / سرپرست کے شرکت کی۔ بورے والا میں کل ۲۵ واقفین نو ہیں۔ افتتاحی خطاب مکرم امجد افتخار صاحب بسرا نے کیا۔ جس کے بعد ۱۰- فروری ۱۹۸۹ء کا خطبہ متعلقہ واقفین نو کو سنایا گیا۔

پھر سپورٹس کے مقابلے ہوئے جن میں دوڑ، مینڈک دوڑ، ثابت قدمی، رسہ کشی اور ٹرائی سائیکل دوڑ شامل تھے۔

بچوں کا گروپ فوٹو ہوا، طبی معائنہ، طعام، ادائیگی عبادات، علمی مقابلہ جات اور تقسیم انعامات کے بعد مکرم فہیم احمد صاحب خادم مربی سلسلہ نے خطاب فرمایا۔ اس ریلی کے اختتامی کلمات ادا کرتے ہوئے جناب میاں محمد اشرف صاحب صدر جماعت احمدیہ بورے والا نے اس ریلی کے انتظامات کو سراہا اور والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی توجہ دلائی۔

تربیتی پروگرام واقفین نو

ضلع اوکاڑہ

○ ۱- مورخہ ۲۳- جولائی ۱۹۹۳ء کو واقفین نو ضلع اوکاڑہ کا تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں ۴۰ واقفین نو، ۲۵ والد اور ۲۲ ماؤں نے شرکت کی۔

۲- کتابچہ گل غنچہ اور کونپل سے بچوں کا ٹیسٹ لیا گیا۔

۳- اس پروگرام کی صدارت مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو نے کی۔ انہوں نے نہایت موثر انداز میں واقفین نو اور ان کے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کے متعلق توجہ دلائی۔

۴- مکرم چوہدری امان اللہ صاحب امیر ضلع نے بھی واقفین نو کو تربیت کے موضوع پر خطاب کیا۔

۵- آخر پر بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے اور دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر حمید عزیز الرحمان صاحب نیو یارک امریکہ کو پیشاب کی تکلیف ہے۔

○ مکرم عبد العزیز صاحب کارکن دفتر ناظر دیوان کی بہو محترمہ ساجدہ منان صاحبہ کی ایک ٹانگ کا آپریشن الائیڈ ہسپتال میں ہوا۔ پانچ ماہ کے بعد زخم میں بہت سخت تکلیف ہو گئی ہے۔

○ محترمہ سلیمہ رفیق صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ پشاور روڈ راولپنڈی تحریر فرماتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ محترم بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ واہ کینٹ گذشتہ چند ایام سے شدید بیمار ہیں۔ بیماری کے دوران ان کو فالج کا حملہ بھی ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بات چیت اور حرکت بھی نہیں کر سکتیں۔

ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۰۔اکتوبر۔موسم معتدل ہے۔
ربوہ کا درجہ حرارت :
۳۰ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان کی تاریخ میں محترمہ بے نظیر بھٹو پہلی وزیر اعظم ہیں جو ایک دفعہ وزارت عظمیٰ سے ہٹنے کے بعد دوبارہ اس عہدے پر فائز ہوئیں۔ قومی اسمبلی کی طرف سے محترمہ کے قائد ایوان مقرر ہونے کے بعد شام کے ساڑھے تین بجے ایوان صدر میں ایک پروقار تقریب میں قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے محترمہ سے وزارت عظمیٰ کا حلف لیا۔اس موقعہ پر دو وفاقی وزراء مسٹر فاروق لغاری اور آفتاب شعبان میرانی نے بھی حلف اٹھایا۔ مسٹر فاروق لغاری کو خزانہ اور میرانی کو دفاع کا محکمہ دیا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر نے اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد جو اہم فیصلے کئے ہیں ان میں سب سے نمایاں فیصلہ پلیسمنٹ بیورو کے ذریعے بھرتی کئے گئے چالیس ہزار ملازمین کی بحالی کا فیصلہ ہے۔ ان لوگوں کو مصطفیٰ جتوئی کی نگران حکومت نے برطرف کر دیا تھا۔

○ بھارت نے پاکستان کے چار سفارت کاروں کو جاسوسی کے الزام میں ملک سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ جواباً پاکستان نے بھی چار بھارتی سفارت کاروں کو ملک سے نکال دیا ہے۔

○ تین صوبوں میں سپیکر کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کے حمایت یافتہ امیدوار منتخب ہو گئے ہیں۔ پنجاب میں پیپلز پارٹی کے مسٹر حنیف رامے سپیکر اور مسٹر منظور احمد موہل ڈپٹی سپیکر منتخب ہوئے۔ مسٹر رامے نے ۱۳۰ ووٹ حاصل کئے جبکہ ان کے مدمقابل مسٹر ذوالفقار حسین کھوسہ نے جن کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے تھا صرف ۱۰۴ ووٹ حاصل کئے۔

○ سندھ اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے غوث بخش مہر ۶۶ ووٹ لیکر منتخب ہوئے ان کے مقابل ایم کیو ایم کے شعیب بخاری نے ۲۷ ووٹ حاصل کئے۔ سات اراکین ایوان میں موجود نہیں تھے ان میں ممتاز علی بھٹو بھی شامل ہیں۔

○ بلوچستان اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے حمایت یافتہ مینگل گروپ کے امیدوار مسٹر عبدالوحید بلوچ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر منتخب ہو گئے ان کو جمہوری وطن پارٹی اور جمیعت العلمائے اسلام کی بھی حمایت حاصل تھی ان کے مخالف امیدوار کو تین ووٹوں سے شکست ہوئی۔

○ قومی اسمبلی میں پہلے ہی دن اپوزیشن اور حزب اقتدار میں جھڑپ ہو گئی۔ بلوچستان کے نواب اکبر بگتی نے بلوچی زبان میں تقریر شروع کی تو حزب اختلاف کے راجہ افضل نے اعتراض کیا جسے سپیکر نے قبول نہیں کیا۔ اس پر مسٹر اعجاز الحق واک آؤٹ کر گئے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ انہیں انتخابات مکمل ہونے کی خوشی ہے۔ توقع ہے کہ جمہوری نظام مستحکم ہو گا۔ فوج کو جو فریضہ سونپا گیا وہ خوش اسلوبی سے پورا کر دیا گیا انہوں نے کہا نئے انتخابات کا فیصلہ فوج کا فیصلہ نہیں ہے۔ بلکہ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان طے پانے والے منصوبے کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں کو جب بھی ہماری ضرورت پڑی ہم اپنا آئینی کردار ادا کریں گے اور مدد کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اپنی افتتاحی تقریر میں اعتراف کیا کہ انتخابات دھاندلی سے پاک تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جمہوری استحکام کے لئے حکومت سے غیر مشروط تعاون کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت کے خلاف کوئی سازش نہیں کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھانے سے پہلے نواب اکبر بگتی اور نوابزادہ نصراللہ کے ساتھ غلام مصطفیٰ جتوئی کے گھر پہنچیں اور ان کو اپنی حمایت پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔

○ وزیر اعظم کے انتخاب میں اسلامی فرنٹ (جماعت اسلامی) اور مولانا فضل الرحمان کے تین ساتھیوں کے علاوہ غلام مصطفیٰ جتوئی اور ان کے ایک ساتھی (کل ۸۔ اراکین قومی اسمبلی) نے ووٹ نہیں ڈالے یہ سب حضرات ایوان میں بیٹھے رہے۔

○ فوج کی ایک پریس ریلیز کے مطابق چار ائروائس مارشل صاحبان کو ترقی دیکر ایئر چیف مارشل بنا دیا گیا ہے۔

○ چاروں صوبوں کے گورنر بھی نئی حکومت کے قیام کے ساتھ تبدیل ہو جائیں گے۔ پنجاب میں چوہدری الطاف حسین اور سندھ میں مسٹر محمود ہارون کو گورنر بنائے جانے کی قیاس آرائی کی جارہی ہے۔

○ فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر میاں حبیب اللہ نے محترمہ بے نظیر کو وزیر اعظم بننے پر مبارکباد دی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی محترمہ بے نظیر بھٹو کے وزیر اعظم بننے پر ملک بھر میں جشن کا سا سماں تھا۔ لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے تھے۔ جگہ جگہ آتش بازی چھوڑی گئی۔ مال روڈ لاہور پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے فتح کا جلوس نکالا اور دھمال ڈالی۔ ملک بھر میں کئی شہروں میں مٹھائی بانٹی گئی۔ لاہور میں کالجوں کی طالبات سڑکوں پر نکل آئیں۔ فیروز پور روڈ پر طالبات نے خوشی میں بھنگڑا ڈالا۔ خواتین نے گھروں میں نوافل ادا کئے۔ متعدد جگہوں سے مسلم لیگ کے پرچم اتار لئے گئے۔ کئی شہروں میں ہوائی فائرنگ سے فضائیں گونجتی رہیں۔ اسلام آباد اور راولپنڈی میں بھی فتح کے جلوس نکالے گئے۔ مسٹر آصف زرداری نے بری امام کے مزار پر بکرے چڑھائے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل کے گرد بھارتی فوج کا محاصرہ جاری ہے بھارتی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ ہمیں پاکستان کے جنونی ردعمل پر تشویش ہے۔ محاصرے کے خلاف سری نگر کے عوام کرفیو کی پرواہ کئے بغیر گھروں سے نکل آئے اور جلوس کی شکل میں درگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس جلوس پر بھارتی فوج نے فائرنگ کر دی جس سے ۲۔افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ کئی لیڈروں کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء اور بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسیمارائو نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو وزارت عظمیٰ سنبھالنے پر مبارکباد دی ہے۔ مسٹر نرسیمارائو نے کہا کہ بھارت کشمیر سمیت تمام تر معاملات پر مذاکرات کے لئے تیار ہے۔

○ سابق سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان کو مسٹر نواز شریف نے قومی اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر مقرر کیا ہے۔

○ چاروں صوبوں میں ایک ہی پارٹی کی حکومت بن جانے کے امکانات نے سٹاک مارکیٹ میں تیزی پیدا کر دی ہے ایک ہی دن میں ڈیڑھ ارب روپے کی سرمایہ کاری ہوئی۔

○ اسرائیل نے فلسطینیوں کے قید شدہ ۱۲۔ ہزار افراد کی رہائی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ان قیدیوں کی مرحلہ وار رہائی اسرائیل پی ایل او سمجھوتے کے نتیجے میں عمل میں آرہی ہے۔ جن قیدیوں کو رہا کیا ہے ان میں ایک ایسا فلسطینی بھی شامل ہے جو ۲۳ سال سے قید میں تھا۔

○ کشمیری رہنما امان اللہ کو برسلز میں انٹر نیشنل پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

دورِ جدید کی شوز کی دنیا کی اعلیٰ ورائٹی
SHAMIN SHOES
بچگانہ - زنانہ اور مردانہ ورائٹی
ڈیلر : نیو کامران شوز گولبازار ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، اور بائیوکیمک کی تمام ادویات - خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں - شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ٹیو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ پاکستان - فون آفس ۷۱۱ ، کلینک ۶۰۶

ضرورت ہے
۱۔ گھریلو کام کیلئے خدمت گزار۔ عمر کم از کم ۴۵ سال۔
۲۔ آفس ورک کیلئے تعلیم کم از کم میٹرک عمر کم از کم ۲۵ سال۔
پتہ برائے رابطہ : "میاں بھائی"
پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون نمبر : ۲۷۰۹۳۶ - ۲۷۱۷۷۹
۲۷۴۷۴۷